سوال

(101) گھروں اور بسوں میں زکوۃ کا کیا حکم ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص کے پاس دکانیں اور ٹیکسیاں ہیں۔ جن کی آمدنی وہ اپنے بال بچوں پر خرچ کر دیتا ہے اور سال بھر میں کچھ بھی بچا نہیں سکتا۔ کیا اس مال میں اس پر زکوۃ ہے اور ٹیکسیوں اور دکانوں میں کب زکوۃ واجب ہوگی اور اس کی مقدار کیا ہوگی؟ (عبداللہ۔ ع)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب یہ دکانیں اور ٹیکسیاں کمائی کا ذریعہ ہوں اور ان کے کرائے سے فائدہ اٹھایا جاتا ہو تو اس میں زکوۃ نہیں۔ مگر جب یہ چیزیں یا ان میں سے کچھ تجارت کے لیے ہوں تو آپ پر زکوۃ واجب ہے۔ یہ زکوۃ تجارتی قیمت پر ہوگی جبکہ اس پر سال کا عرصہ گزر جائے۔ یہی صورت ان غیر منقولہ جائیدادوں کے کرائیوں کی ہے جو تجارت کے لیے ہوں، جبکہ ان پر سال کا عرصہ گزر جائے اور اگر آپ اس آمدنی کو سال پورا ہونے سے پیشتر گھر کی ضروریات پر یا نیکی کے کاموں پر یا دوسری ضروریات پر خرچ کر ڈالیں تو پھر آپ پر کوئی زکوۃ نہیں۔ کیونکہ اس بارے میں جو آیات واحادیث سے دلائل وارد ہیں، ان میں عموم ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلداول - صفحہ 112

محدث فتویٰ